امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ

کی ذہانت کے دلچسپ واقعات

مُرتّب

حضرت مولانا مفتی احمد ممتاز صاحب مدظلہم

تلمیذِ رشید

حضرت مولانا مفتی رشید احمد لدھیانوی رحمہ اللہ

خلیفہ مجاز

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب مدظلہم

ناشر

تعمیر معاشرہ جامعہ خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم

مدنی کالونی، ہاکس بے روڈ گریکس، ماڑی پور کراچی 0333-2117851

فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مُقَدِّمَہ

امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں، بیک وقت ایک بڑے عالم مفتی، مجتہد، محدث، معلم ہونے کے ساتھ ساتھ اپنی ذات میں خوفِ خدا، تقویٰ، پرہیز گاری کے بھی بڑے امام تھے، یہی وجہ ہے کہ امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ سے فقہ کی جو تعریف منقول ہے وہ یہ ہے کہ ''**معرفة النفس مالها وماعليها**'' گویا کہ ایک فقیہِ کامل دینی اعتبار سے دوسروں کو نفع پہنچانے کے ساتھ ساتھ اپنی ذات میں بھی خداترسی اور دین داری کا امام ہوتا ہے، مع ہذا امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی ذہانت بھی ضرب المثل تھی حتیٰ کہ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ ''ہم میں سے ایک شخص ہیں جو اگر چاہیں تو اپنے دلائل کے ذریعے اس ستون کو سونے کا ثابت کر سکتے ہیں''۔ امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''تمام لوگ فقہ میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے محتاج ہیں''۔ فقہ وفتاویٰ کے میدان کا ادنیٰ طالب علم بھی امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی جلالتِ علمی اور عظمتِ شان کا معترف ہوئے بنا نہیں رہ سکتا، امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کرنے والوں کے لیے محدثین وفقہاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کے وہ اقوال ہی کافی شافی ہیں جو انہوں نے امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی شان میں فرمائے ہیں۔

زیرِ نظر رسالہ میں امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی ذہانت ولطافتِ علمی کے چند منتخب واقعات کو جمع کردیا گیا ہے جن میں بجا طور پر امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی شخصیت کی صرف ایک جھلک ہے تاکہ امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی محبت، رقدر ومنزلت اور صحیح علمی شوق پیدا ہو۔

(حضرت مولانا مفتی) **احمد ممتاز** (زید مجدہم)

امـام الأئـمة سـراج الأمة سيـد الفقهاء شيخ المحدثين الامام الاعظم أبو حنيفة نعمان بن ثابت الكوفی رحمه الله تعالیٰ.

؎ أعد ذكر نعمان لنا أن ذكره هو المسک ما كررته يتضوع

نــام و نسب اور ولادت : نام نعمان، کنیت ابوحنیفہ، لقب امامِ اعظم اور والد کا نام ثابت تھا۔ امامِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کی ولادت ۸۰ھ میں ہوئی۔ آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کے پوتے اسماعیل کہتے ہیں: میرے پردادا، ثابت زمانۂ طفولیت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے اوران کے خاندان کے لیے برکت کی دعا کی تھی۔ (البداية و النهاية) جائے پیدائش کوفہ ہے جو اُس زمانے میں ایک بہت بڑا علمی مرکز تھا۔ (مقدمة نصب الرأية) امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ تحصیلِ علم کے لیے متعدد بار کوفہ گئے۔ (فتح الباری)۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ ابتداء میں ریشم کی تجارت سے وابستہ تھے، ایک دن امام شعبی رحمہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہوئی تو آپ رحمہ اللہ تعالیٰ نے امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کو علم حاصل کرنے کی ترغیب دی، امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: امام شعبی رحمہ اللہ تعالیٰ کی بات میرے دل کو لگ گئی اور میں نے علم حاصل کرنا شروع کیا۔ (موفق) ۔ یہاں تک کہ کوفہ کا کوئی محدِّث ایسا نہیں تھا جس سے آپ نے علم حاصل نہ کیا ہو۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے چار ہزار (۴۰۰۰) اساتذہ سے علم حاصل کیا (شرح سفر السعادة)، مگر خصوصی طور پر حضرت حماد رحمہ اللہ تعالیٰ سے علم حاصل کیا۔

تـابعیتِ امامِ اعظم رحمه الله تعالیٰ : جمہور محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ امامِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ تابعی تھے۔ خطیب بغدادی، علامہ ابن جوزی، علامہ مزنی، امام دارقطنی رحمہم اللہ تعالیٰ وغیرہ آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کے تابعی ہونے کو تسلیم کرتے ہیں۔ (مقدمه أوجز المسالک) علامہ ذہبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو بار بار دیکھا ہے (الخیرات الحسان) ۔البتہ اس میں حضرات محدثین رحمہم اللہ تعالی کا اختلاف ہے کہ امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے کتنے صحابہ کی زیارت کی ہے؟ بقول علامہ ابن حجر مکی رحمہ اللہ تعالیٰ، امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے آٹھ صحابہ سے ملاقات کی ہے۔ (تنسیق النظام)

امامِ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ اور علمِ حدیث : امام صاحب کا علمِ حدیث میں بہت اونچا مقام ہے حتی کہ امام ذہبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کو ’’حافظ‘‘ کہا ہے اور حافظ اس کو کہتے ہیں کہ جس کو کم از کم ایک لاکھ (۱۰۰۰۰۰) احادیث یاد ہوں اور یہی علامہ محمد بن یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔ (مقدمه أوجز المسالک)۔علامہ ذہبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے مسعر بن کدام کا قول نقل کیا، وہ فرماتے ہیں :

’’ طلبت مع أبی حنیفة الحدیث فغلبنا ، وأخذنا فی الزهد فبرع علینا، وطلبنا معه الفقه فجاء منه ما ترون ‘‘

’’یعنی میں نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ساتھ علمِ حدیث حاصل کیا تو وہ ہم پر غالب رہے، اور زہد میں بھی وہ ہم پر غالب رہے، اور فقہ ان کے ساتھ شروع کی تو تم دیکھتے ہی ہو کہ کیا کمال ان سے ظاہر ہوا؟‘‘

شیخ الحدیث مولانا زکریا قدس سرہ فرماتے ہیں: مکی بن ابراہیم رحمہ اللہ تعالیٰ نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کو ’’اعلم اہل زمانہ‘‘ (یعنی اپنے زمانے کے سب بڑے عالم) بتایا ہے۔ (مناقب للعلامة موفق)

امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ اور حدیث پر قیاس کو مقدم کرنا : یہ امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹا الزام ہے چنانچہ آپ رحمہ اللہ تعالیٰ خود فرماتے ہیں: ’’اللہ کی قسم وہ شخص ہم پر جھوٹا افتراء کرتا ہے جو یہ کہتا ہے کہ ہم قیاس کو نص پر مقدم کرتے ہیں، کیا نص کے بعد قیاس کی ضرورت ہوگی؟‘‘ (أوشحة الجید)

نیز امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ’’امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ صحیح حدیث کے مقابل کسی بھی رائے کا اعتبار نہیں کرتے تھے‘‘۔ (میزان للعلامة شعرانی)

علامہ ابن حجر مکی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ’’امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا مسلک یہ ہے کہ

ضعیف حدیث بھی قیاس پر مقدم ہے‘‘۔(الخیرات الحسان)

اور علامہ ابن حزم رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے: ’’اس بات پر اجماع واقع ہو چکا ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا مذہب یہ ہے کہ ضعیف حدیث ان کے نزدیک قیاس و رائے سے اولیٰ اور مقدم ہے جب کہ اس باب میں اس کے بغیر کچھ اور نہ مل سکے‘‘۔ (دليل الطالب بحواله مقام أبی حنيفة)

فقہ حنفی کی خصوصیت: فقہ حنفی کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ ایک شخص کی رائے پر موقوف نہیں بلکہ چالیس علماء کی جماعتِ شوریٰ کی ترتیب کردہ فقہ ہے۔ یہ فقہ تقریباً بائیس (۲۲) سال کی مدت میں مرتب ہوئی ہے۔ یہ مجموعہ تقریباً اڑتیس ہزار (۳۸۰۰۰) صفحات پر مشتمل تھا، جس میں اڑتیس ہزار (۳۸۰۰۰) مسائل عبادات سے متعلق تھے اور پینتالیس ہزار (۴۵۰۰۰) مسائل کا تعلق معاملات اور عقوبات سے تھا۔(جامع المسانید)۔

امامِ اعظم امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ حضرات محدثین وفقہائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کی نظر میں

ایک حدیث میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے :

’’لو كان الايمان عند الثريا لناله رجال أو رجل من هؤلاء‘‘. (بخاری،مسلم)

علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اس سے مراد امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں۔(الخیرات الحسان)

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ ایک موقع پر مجلس سے اٹھے تو اپنے شاگردوں سے فرمایا: ’’امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کو تم کیا سمجھتے ہو؟ وہ تو بہت بڑے فقیہ ہیں‘‘۔(أنوار الباری)

امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ’’سب کے سب فقہ میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے عیال ہیں۔ جو شخص امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتابوں کا مطالعہ نہ کرے، وہ عالم معتبر نہیں ہو سکتا‘‘۔(أنوار الباری)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ’’امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ زہد، تقویٰ اور علم میں اس جگہ پر ہیں کہ کوئی اس مقام کو نہیں پہنچ سکا‘‘۔(مقدمة اوجز المسالک)

یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ’’خدائے بزرگ کی قسم امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ اس امت میں قرآن وحدیث کے سب سے بڑے عالم تھے‘‘۔(مناقب للعلامة موفق)

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''وہ شخص محروم ہے جس کو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے علم سے کچھ حصہ نہیں ملا اور خدا اس شخص کا بُرا کرے جو ہمارے شیخ ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا ذکر برائی کے ساتھ کرے۔ اگر امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ تابعین کے ابتدائی دور میں ہوتے تو وہ سب بھی ان کی اتباع کرتے''۔(مناقب للعلامة موفق)

سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے: ''ابتداء میں دو چیزوں کے بارے میں بڑا خیال تھا کہ وہ کوفہ کے پُل سے آگے نہیں بڑھ سکیں گی، ایک حضرت حمزہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی قراءت، دوسرا ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی فقہ، مگر یہ دونوں آفاق میں پہنچ چکی ہیں''۔(أنوار الباری)

یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''قراءت تو حضرت حمزہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی ہے اور فقہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی ہے، اس پر تمام انسانوں کا اتفاق ہے''۔

حضرت نضر بن شمیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''لوگ فقہ سے بے خبر تھے، امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان کو جگایا''۔ امام یحیٰ بن سعید القطان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ کی قسم ہم نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی رائے سے بہتر رائے کسی کی نہیں سنی اور ہم نے اکثر اقوال ان کے لیے ہیں''۔(مقدمه اوجز المسالک/سیر اعلام النبلاء)

عبداللہ بن داود الحریبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ اپنی نمازوں میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے لیے دعا کریں کیونکہ انہوں نے حدیث وفقہ کو ان کے لیے محفوظ کیا ہے''۔(البدایه والنهایه/تبییض الصحیفه)

عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ نے امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی تعریف و مدح اشعار کی صورت میں یوں کی ہے کہ :

لقد زان البلاد ومن علیها امام المسلمین ابو حنیفه
باثار و فقه فی حدیث کآیات الزبور علی الصحیفة
فما فی المشرقین له نظیر ولا بالمغربین ولا بکوفة
رأیت العائبین له سفاها خلاف الحق مع حجج ضعیفه

''بلاشبہ شہروں اوران میں بسنے والوں کو امام المسلمین ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے احادیث اور فقہِ حدیث کے ساتھ زینت بخشی ہے۔ جو اپنے رموز اور اسرار میں نشانات کی طرح چمکتے ہیں، مشرق ومغرب اور کوفہ میں ان کا کوئی مثل نہیں، میں نے ان کی عیب جوئی کرنے والوں کو بے وقوف اورحق کے خلاف کمزور دلائل کے ساتھ پایا ہے''۔(تبییض الصحیفه)

اورفرماتے ہیں: ''لوگوں میں سے بڑے فقیہ ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں، میں نے ان کی مثل فقہ میں کسی کونہیں دیکھا، نیز فرمایا: اگر ابوحنیفہ اور سفیان رحمہما اللہ تعالیٰ کے ذریعے اللہ تعالیٰ میری مدد نہ کرتےتو میں عام لوگوں کی طرح ہوتا''۔(البدایه والنهایه/سیر اعلام النبلاء)

اورفرمایا: ''اگر حدیث اوراثر میں فقہ کی ضرورت پیش آئے تو اس میں امام مالک، سفیان اور ابو حنیفہ رحمہم اللہ تعالیٰ کی رائے معتبر ہوگی اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ ان سب میں عمدہ اور باریکیوں میں گہری نگاہ رکھنے والے اور تینوں میں بڑے فقیہ ہیں''۔(مقدمه اوجز المسالک)

امام اوزاعی اور حضرت عمری رحمہما اللہ فرماتے ہیں: ''امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ مشکل مسائل سب سے زیادہ جانتے تھے''۔(تبییض الصحیفۃ)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ امام صاحب کی تعریف ان الفاظ میں فرماتے ہیں: ''**الا مام فقیه العراق واحد أئمة الاسلام والسادة الاعلام و احد ارکان العلماء الاربعة اصحاب المذهب المتبوعة**''.(البدایه والنهایه)

امام ابن حجر المکی الشافعی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''مشہور ائمہ اسلام میں سے جتنے مقلد اور شاگرد امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہیں اتنے کسی اور کے نہیں۔علماء اور اکثر لوگوں کو مشکل احادیث کی تشریح اور مسائلِ قیاس اور قضاء واحکام میں جتنا فائدہ امام صاحب اوران کے اصحاب سے حاصل ہوا کسی سے حاصل نہیں ہوا، اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔(مقدمه اوجز المسالک)

امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ سے پوچھا گیا: ''امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ زیادہ فقیہ تھے یا ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ؟ تو فرمایا: ''ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ''۔(سیر اعلام النبلاء)

حضرت حریبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''امام صاحب رحمہ اللہ تعالی کے خلاف بات کرنے والا یا

تو حاسد ہوتا ہے یا جاہل''۔(سیر اعلام النبلاء)

حضرت اعمش رحمہ اللہ سے کسی مسئلہ کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: اس کا علم امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کو ہوگا اور میرا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے علم میں برکت دی/ برکت والا بنایا۔ (سیر اعلام النبلاء)

علامہ ذہبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''فقہ اور اس کی باریکیوں میں امام صاحب کی امامت تسلیم کی گئی ہے''۔(سیر اعلام النبلاء)

مکی بن ابراہیم رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''زمین پر بسنے والوں میں سب سے بڑے عالم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ تھے''۔(البدایہ و النہایہ)

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''حضرت اعمش رحمہ اللہ تعالیٰ نے جب حج کا سفر کیا تو امام صاحب کی طرف خط لکھا کہ میرے لیے حج کے احکامات لکھیں اور وہ فرماتے تھے کہ ان سے حج کے احکامات لکھوائے اس لیے کہ میں نہیں جانتا کہ ان سے زیادہ کوئی حج کے احکامات فرائض وواجبات سے واقف ہوگا''۔(مقدمه اوجز المسالک)

علی بن عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''امام صاحب کی عقل اور پوری دنیا والوں کی عقلوں کا اگر موازنہ کیا جائے تو امام صاحب کیعقلمندی سب سے زیادہ ہوگی''۔(تبییض الصحیفة)

خلف ابن ایوب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''علم اللہ تعالیٰ سے حضور ﷺ کی طرف منتقل ہوا اور ان سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف اور ان سے تابعین رحمہم اللہ تعالیٰ کی طرف اور ان سے امامِ اعظم امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف منتقل ہوا۔(تبییض الصحیفة/ مقدمه اوجز المسالک)

ولید مکی رحمہ اللہ تعالیٰ نے مذہب ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی مدح اشعار میں اس طرح کی ہے۔

هذا مذهب النعمان خير المذاهب كذا القمر الوضاح خير الكواكب

تفقه في خير القرون مع التقى مذهبه لا شك خير المذاهب

یعنی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا مذہب تمام مذاہب میں ایسا بہتر ہے جیسا کہ چاند تمام ستاروں میں بہتر ہے،تقویٰ کے ساتھ خیر القرون میں فقہ حاصل کیا اور ان کا مذہب بلاشبہ بہترین مذہب ہے۔

زہد وتقویٰ اور دیانت

حافظ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ''امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی عبادت خاص کر تہجد اور قیام اللیل خبرِ متواتر کے ساتھ ثابت ہے''۔(سیر اعلام النبلاء)

اسد بن عمر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ''ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے ۴۰ سال تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی اکثر ایک رکعت میں پورا قرآن مجید پڑھ لیتے تھے، گھر میں ان کا رونا باہر سنائی دیتا تھا جس سے ان کے پڑوسی ان پر ترس کھاتے اور جس جگہ سے گرفتار کر کے بغداد بھیجے گئے اس جگہ سات ہزار مرتبہ قرآن مجید ختم کیا''۔(الاشباہ و النظائر)

قاسم بن معن رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''ایک دفعہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ ساری رات تہجد میں یہ آیت ﴿بل الساعة موعدھم والساعة ادھی وامر﴾ پڑھتے رہے اور روتے اور گڑگڑاتے رہے یہاں تک کہ صبح ہوگئی۔(سیر اعلام النبلاء)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ زہد وتقویٰ اور علم میں اس مقام پر ہیں کہ کوئی اس مقام کو نہیں پہنچ سکتا''۔(مقدمة اوجز المسالک)

امام ابو یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ پوری رات قیام اللیل میں گزارتے تھے اور ایک ہی رکعت میں قرآن مجید ختم فرماتے تھے''۔(مقدمة اوجز المسالک)

علی بن حفص رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''حضرت حفص امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے شریکِ تجارت تھے، ایک دفعہ امام صاحب نے ان کو ایک کپڑے کے بارے میں بتایا کہ اس میں فلاں عیب ہے، فروخت کرتے وقت اس کو مشتری پر ظاہر کرنا لیکن حفص فروخت کرتے وقت بتانا بھول گئے، امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کو جب اس کا علم ہوگیا تو اس تجارت سے حاصل شدہ سارا مال خیرات کردیا''۔(تبییض الصحیفه)

امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''ایک دفعہ لوٹ مار کی کچھ بکریاں کوفہ آگئیں اور کوفہ کی بکریوں سے ان کا اختلاط ہوگیا (مل گئیں) امام صاحب نے معلوم کیا کہ بکریاں زیادہ سے زیادہ کتنے عرصے تک زندہ رہتی ہیں تو لوگوں نے کہا کہ سات سال تو امام صاحب رحمہ اللہ

تعالیٰ نے سات سال تک بکری کا گوشت ترک کردیا''۔(مقدمہ اوجز المسالک)

حضرت وکیع بن جراح رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''میں امام صاحب کے پاس موجود تھا کہ اتنے میں ایک عورت ریشمی کپڑا لے کر آئی اور کہنے لگی: یہ کپڑا آپ فروخت کردیں، آپ رحمہ اللہ تعالیٰ نے پوچھا: کتنے میں؟ اس نے کہا: ایک سو روپے میں، آپ نے فرمایا: اس کی قیمت سو سے زیادہ ہے، پھر فرمایا: کتنے میں یہ کپڑا اچلا جائے؟ اس نے ایک سو روپے اور زیادکیے حتیٰ کہ چار سو تک اس نے قیمت بتائی، امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس کی قیمت اس سے بھی زیادہ ہے، وہ کہنے لگی: آپ مجھ سے مزاح نہ کریں کام کریں، فرمایا: سچ مچ اس کی قیمت اس سے زیادہ ہے، چنانچہ اس کی قیمت پانچ سو روپے لگی اور اتنے میں بکا۔

ابوالموید خوارزمی رحمہ اللہ تعالی نے یزید بن ہارون رحمہ اللہ تعالی سے روایت کی ہے کہ میں نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالی سے بڑھ کر پرہیزگار کسی کو نہیں دیکھا، ایک دن میں نے ان کو دھوپ میں ایک آدمی کے دروازے کے پاس بیٹھے دیکھا تو میں نے عرض کیا: کیا ہی اچھا ہوتا اگر آپ سایہ میں ہوجائیں، تو فرمایا: ''اس گھر والے پر میری کچھ رقم قرض ہے، میں پسند نہیں کرتا کہ اس گھر کی دیوار کے سایہ میں بیٹھوں''۔ یزید بن ہارون رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا: کون سی پرہیزگاری اس سے زیادہ ہوسکتی ہے؟ (تذکرۃ النعمان)

ایک دفعہ امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے شاگرد نے ان کی غیر موجودگی میں مدینہ منورہ کے ایک باشندے پر چار سو درہم کا کپڑا، ایک ہزار درہم میں فروخت کیا، جب آپ کو اس کا علم ہوا تو شاگرد پر سخت غصہ کیا اور اس کو دکان کے سلسلے سے الگ کردیا اور اس خریدار کا حلیہ پوچھ کر اس کے تلاش میں نکل پڑے، اور اس سے مدینہ طیبہ میں جا ملے تو کافی تکرار و اصرار کے بعد چھ سو درہم واپس کردیے اور کپڑا اس کے پاس چھوڑ کر کوفہ لوٹ آئے۔(مناقب موفق بحوالہ مقام ابی حنیفہ)

علی بن یزید الصدائی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں: ''امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالی رمضان میں ۶۰ دفعہ قرآن مجید کا ختم کرتے تھے''۔(تبییض الصحیفہ)

(۱۳) ابو یحی الحمانی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں: ''امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالی فجر عشاء کے وضو

سے پڑھتے تھے اور تہجد کے لیے اچھا لباس پہنتے اور ڈاڑھی میں کنگھی کرتے تھے۔(تبييض الصحيفه)

سلمان بن ربیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''میں نے کوفہ والوں میں ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ متقی کسی کو نہیں دیکھا''۔(تبييض الصحيفه)

ابو یحیی الحمانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''میں نے ابن المبارک کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے سفیان ثوری رحمہ اللہ سے کہا: اے ابوعبداللہ! یہ امام ابوحنیفہ غیبت سے کتنا دور رہتے ہیں کہ اپنے دشمن کی غیبت بھی نہیں کرتے تو انھوں نے فرمایا: ''اللہ کی قسم ابوحنیفہ زیادہ عقلمند ہیں اپنی نیکیوں پر ایسی چیز مسلط نہیں کرتے جو ان کو ختم کردے''۔(تبييض الصحيفه)

سہل بن مزاحم رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''میں جب ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کو دیکھتا تھا تو ان کے چہرے سے رونے کے آثار ظاہر ہوتے تھے''۔(تبييض الصحيفه)

شیخ بلخی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ لوگوں میں سب سے زیادہ متقی اور سب سے زیادہ علم رکھنے والے سب سے زیادہ عبادت گزار، سب سے زیادہ اکرام کرنے والے اور دینی معاملات میں سب سے زیادہ احتیاط کرنے والے تھے اور وہ اس بات سے زیادہ دور رہتے تھے کہ دین میں اپنی طرف سے کوئی بات کہہ دیں۔(مقدمه اوجز المسالک)

وفات اور تدفین : بروز جمعہ ماہِ رجب ۱۵۰ھ کو امامِ اعظم امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا سانحۂ ارتحال پیش آیا۔ وجہ یہ ہوئی کہ محمد النفس الذکیہ نے مدینہ منورہ میں اور ان کے بھائی عبداللہ نے کوفہ میں منصور کے خلاف اعلانِ بغاوت کیا اور امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تائید کی۔ اس کی پاداش میں منصور نے امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کو جیل میں بند کروا کر کوڑے لگوائے اور پھر جیل میں ہی آپ کو زہر دیا گیا اور آپ سجدہ کی حالت میں اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔(الخیرات الحسان)

حسن بن عمارہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے جو آپ کے اساتذہ میں سے ہیں، آپ کو غسل دیا اور غسل دیتے ہوئے یہ فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے جس نے تیس سال افطار نہ کیا اور نہ چالیس سال تک رات کو آرام کیا۔ پہلی مرتبہ آپ کی نمازِ جنازہ میں چالیس ہزار (۴۰۰۰۰) آدمی شریک ہوئے۔ (سيرة النعمان)

(واقعہ نمبر ۱) لقد عجزت النساء

''سیدزادہ کے جنازہ میں ان کے والدین کی قسم اور امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی قابلِ داد ذہانت''

شریک رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ ہم ایک جنازے کے ساتھ جارہے تھے۔ ہمارے ساتھ سفیان ثوری، ابن شبرمہ، ابن ابی لیلیٰ، ابوحنیفہ، ابوالاحوص، مندل اور حبان رحمہم اللہ تعالیٰ بھی تھے۔ جنازہ میں کوفہ کے بڑے بڑے لوگ موجود تھے، سب ساتھ چل رہے تھے کہ اچانک جنازہ رک گیا۔ لوگوں نے معلومات کیں کہ کیا ہوا؟ معلوم ہوا کہ اس لڑکے کی ماں بیتاب ہوکر نکل پڑی۔ جنازہ پر اپنا کپڑا ڈال دیا اور اپنا سر کھول دیا، عورت ہاشمی اور شریفہ تھی۔ اس میت کے باپ نے چلّا کر کہا: واپس جاؤ مگر اس نے واپس ہونے سے انکار کردیا۔ باپ نے قسم کھالی کہ ''لوٹ جا، ورنہ تجھے طلاق''۔ جب کہ ماں نے بھی قسم کھالی کہ ''اگر میں نماز جنازہ سے پہلے لوٹوں تو میرے سارے غلام آزاد''۔

الغرض ایک دوسرے کے ساتھ مشغولِ کلام ہوگئے، اب کیا ہوگا؟ کوئی جواب دینے والا نہیں تھا۔ میت کے باپ نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کو آواز دی کہ میری مدد کرو۔ امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ آئے اور عورت سے معلوم کیا کہ قسم کس طرح کھائی تھی؟ اس نے بتلا دیا۔ باپ سے پوچھا: تم نے کس طرح قسم کھائی؟ اس نے بھی بتا دیا۔ امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میت کی چارپائی رکھو، چنانچہ رکھ دی گئی۔ امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے باپ کو حکم دیا کہ نماز جنازہ پڑھاؤ۔ جو لوگ آگے نکل گئے تھے واپس ہوئے۔ باپ کے پیچھے صف لگی۔ نماز جنازہ پڑھی گئی۔ امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: قبر کی طرف لے جاؤ اور اس کی ماں سے کہا کہ اب تم گھر چلی جاؤ۔ قسم پوری ہوگئی اور باپ سے کہا کہ تمہاری بھی قسم پوری ہوگئی۔ اس پر ابن شبرمہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہنے لگے: ''عورتیں آپ جیسا پیدا کرنے سے عاجز ہیں، علمی نکات بیان کرنے میں آپ کو نہ کوئی مشقت ہوتی ہے اور نہ پریشانی''۔ (تذکرۃ النعمان)

(واقعہ نمبر ۲) یک نہ شد دو شد

’’دیوار گرنے کا قصہ اور ابن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ کا اقرارِ خطأ‘‘

عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے دریافت کیا کہ میں اپنی دیوار میں جنگلہ کھولنا چاہتا ہوں۔امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو چاہو کھول لو لیکن پڑوسی کے گھر میں تانک جھانک نہ کرنا۔جب وہ کھڑکی کھولنے لگا تو اس کا پڑوسی ابن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوا اور شکایت کی۔انہوں نے اس کی کھڑکی کھولنے سے منع کر دیا۔اب وہ بھاگا ہوا امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پہنچا۔

امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اچھا جاؤ اب دروازہ کھول لو۔وہ دروازہ کھولنے لگا تو اس کا پڑوسی اس کو لے کر ابن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس آیا انہوں نے اسے منع کر دیا۔وہ پھر امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں آیا اور صورتِ حال بتائی۔امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے پوچھا تمہاری کُل دیوار کی قیمت کیا ہے؟ اس نے عرض کیا: تین اشرفیاں۔امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ تین اشرفیاں میرے ذمہ ہیں۔جا اور ساری دیوار گرادے۔وہ آیا اور دیوار گرانے لگا، پڑوسی نے منع کیا اور اس کو لے کر ابن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے شکایت کی۔ابن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ اپنی دیوار گراتا ہے اور تم چاہتے ہو کہ میں اس کو روک دوں۔چنانچہ اس آدمی سے فرمایا کہ جا گرادے اور جو تیرا جی چاہے کر۔پڑوسی نے کہا: آپ نے مجھے کیوں پریشان کیا اور ایک جنگلہ کھولنے سے منع کر دیا۔کھڑکی کا کھولنا میرے لیے آسان تھا اب یہ ساری دیوار گرادے گا۔ابن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ آدمی ایسے شخص کے پاس جاتا ہے جو میری غلطی بتلاتا ہے۔اب جب میری غلطی واضح ہوگئی تو میں کیا کروں۔(تذکرۃ النعمان)

واقعہ نمبر ۳ ’’قاضی ابن ابی لیلیٰ اور امام صاحب رحمہما اللہ تعالیٰ‘‘

حسن بن ابو مالک رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ، ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ کو ساتھ لے کر ابن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس اپنی کسی ضرورت سے تشریف لے گئے۔جب وہاں جا کر بیٹھ گئے تو ابن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دربان کو حکم دیا کہ جو لوگ

مقدمہ لے کر آئے ہیں ان کو پیش کرو۔ معلوم ہوا کہ وہ امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کو اپنے فیصلے اور احکام دکھانا چاہتے تھے۔ بہت سے لوگ آئے ان کا فیصلہ کیا۔ بعد میں دو آدمی داخل ہوئے۔ ان میں سے ایک نے دعویٰ کیا کہ اس آدمی نے مجھے گالی دی ہے۔ میری ماں کو زنا کی تہمت لگائی ہے اور یوں کہا ہے ''زانیہ کے بیٹے''۔ اللہ آپ کو عزت دے، میرا مطالبہ یہ ہے کہ اس سے میرا حق وصول فرمائیں (یعنی حد قذف لگائیں) ابن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے مدعی علیہ سے کہا: تم کیا کہتے ہو؟ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ بولے: آپ اس آدمی کے بارے میں کیوں پوچھتے ہیں۔ دعوی کرنے والا خود خصم نہیں ہے کیونکہ اس کا دعویٰ یہ ہے کہ اس کی ماں کو زنا کی تہمت لگائی ہے۔ کیا یہ بات ثابت ہوگئی کہ یہ اپنی ماں کا وکیل ہے؟ ابن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: نہیں۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس سے معلوم کریں کہ اس کی ماں زندہ ہے یا مرگئی ہے؟ اگر زندہ ہے تو وکالت ضروری ہے اور اگر زندہ نہیں تو دوسری بات ہوگی۔ ابن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے معلوم کیا کہ تیری ماں زندہ ہے یا مرگئی ہے؟ اس نے کہا: مرگئی ہے۔ ابن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا اس کے مرنے پر گواہ پیش کرو۔ چنانچہ اس نے گواہ پیش کردیے۔ ابن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ مدعی سے پھر سوال کرنے لگے کہ تم اس دعوی کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ تو امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مدعی سے معلوم کریں کہ اس کے علاوہ کوئی اور وارث بھی ہے؟ اگر وارث ہوں تو حدِ قذف کے مطالبہ کا حق اس کے ساتھ دوسروں کو بھی ہوگا اور اگر صرف یہی وارث ہے تو دوسری بات ہوگی۔ ابن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس سے سوال کیا تو اس نے عرض کیا کہ میں اکلوتا وارث ہوں۔ ابن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: گواہ پیش کرو کہ اپنی ماں کے صرف تم وارث ہو۔ چنانچہ اس نے گواہ پیش کردیے۔ ابن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ مدعی علیہ سے ایک بار پھر سوال کرنے لگے۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے پھر فرمایا: مدعی سے معلوم کریں کہ اس کی ماں آزاد تھی یا باندی؟ اس نے کہا کہ آزاد تھی۔ ابن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: گواہ لاؤ کہ تمہاری ماں آزاد تھی۔ چنانچہ اس نے گواہ پیش کردیے۔ ابن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ مدعی علیہ سے سوال کرنے لگے۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے پھر فرمایا: اس سے معلوم کریں کہ اس کی ماں مسلم تھی یا کافر؟ ابن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے معلوم کیا، اس نے بتایا کہ آزاد مسلمان تھی، فلاں قبیلہ سے اس کا تعلق تھا۔ ابن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ

تعالیٰ نے فرمایا: گواہ پیش کرو، اس نے گواہ پیش کر دیے۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اب آپ مدعی علیہ سے سوال کریں۔ ابن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے مدعی علیہ سے سوال کیا کہ تم نے اس کی ماں کو زنا کی تہمت لگائی ہے؟ اس نے انکار کر دیا پھر مدعی سے فرمایا کہ تیرے پاس کوئی گواہ ہیں۔ اس نے کہا: ہاں! کوفہ کے شریف لوگوں کی ایک جماعت ہے۔ ابن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان کو لاؤ ان کی گواہی سنوں۔ اس کے بعد امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ اٹھ کھڑے ہوئے۔ ابن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیٹھنے کو کہا مگر وہ چلے گئے۔ (تذکرۃ النعمان)

واقعہ نمبر ٤

''قاضی ابن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ کی چھ غلطیوں کی نشاندہی''

ابو یعقوب یوسف بن احمد مکی رحمہ اللہ تعالیٰ سمیت کئی دوسرے لوگوں نے حسن بن زیاد لؤلؤی رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حسن بن زیاد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: میرے گھر کے قریب ایک پاگل عورت رہتی تھی جس کا نام ''امّ عمران'' تھا ایک آدمی اس کے پاس گزرا اس سے کچھ کہا۔ پاگل عورت نے کہا: یا ابن الزانیین (اے دو زنا کرنے والوں کے بیٹے)۔ اتفاق سے قاضی ابن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ سن رہے تھے۔ انہوں نے حکم دیا کہ اس کو پکڑ لاؤ۔ قاضی نے اس کو مسجد میں داخل کروا کر دو حدیں لگوائیں۔ ایک ماں کو تہمت لگانے کی وجہ سے، دوسری باپ کو تہمت لگانے کی وجہ سے۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہوا تو فرمایا: اس حد لگانے میں قاضی ابن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے چھ غلطیاں کی ہیں۔

پہلی یہ کہ وہ مجنونہ تھی اور مجنونہ پر حد نہیں۔ **دوسری** مسجد میں حد لگوائی اور حدود مسجد میں نہیں لگائی جاتیں۔ **تیسری** اسے کھڑا کر کے حد لگوائی جب کہ عورتوں پر حد بٹھا کر لگائی جاتی ہے۔ **چوتھی** اس پر دو حدیں لگوائی جب کہ مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی پوری قوم پر تہمت لگائے تو بھی ایک ہی حد ہے۔ **پانچویں** یہ کہ حد لگاتے وقت اس آدمی کے ماں باپ موجود نہیں تھے حالانکہ ان کا حاضر ہونا ضروری تھا کیونکہ انہی کی طلب پر حد لگ سکتی تھی۔ **چھٹی** یہ کہ دونوں حدوں کو جمع کر دیا حالانکہ جس پر دو حدیں واجب ہوں جب تک پہلی خشک نہ ہو جائے دوسری نہیں لگا سکتے۔ یہ فتوی قاضی ابن ابی لیلیٰ

رحمہ اللہ تعالیٰ تک پہنچ گیا۔ انہوں نے امیر سے شکایت کی۔ امیر نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کو فتویٰ دینے سے روک دیا۔ اس کے بعد امیرِ کوفہ عیسی بن موسی کو کچھ مسائل پیش آئے۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے وہ مسائل پوچھے گئے۔ آپ نے ان کے جوابات دیے جو امیر کو بہت پسند آئے۔ اس کے بعد اس نے امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کو اجازت دے دی اور امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی مسندِ درس پر دوبارہ رونق افروز ہوئے۔ (تذکرۃ النعمان)

واقعہ نمبر ۵

’’چرایا گیا سامان بھی مل گیا اور بیوی بھی باقی رہی‘‘

قاضی ابوالقاسم بن کاس رحمہ اللہ تعالیٰ نے محمد بن حسن رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی کے گھر میں چور آئے اور سارا سامان لوٹ لیا۔ وہ چور محلّہ ہی کے تھے۔ جاتے ہوئے اس آدمی سے قسم لی کہ ’’اگر میں کسی کو بتاؤں تو میری بیوی پر تین طلاق‘‘۔ صبح کو چور سامان بیچنے گئے تو وہ آدمی ان کو سامان بیچتے دیکھ رہا تھا مگر قسم کی وجہ سے کسی کو بتا نہیں سکتا تھا۔ پریشان ہوکر امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا قصہ بیان کیا۔ امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس سے کہا: اپنے محلّہ کے امام، مؤذّن اور حالات کی تحقیق کرنے والوں کو بلاؤ۔ چنانچہ اس نے سب کو بلایا۔ امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان سب سے فرمایا کہ کیا آپ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ اس کا مال اسے مل جائے؟ ان لوگوں نے عرض کیا: ہاں۔ تب امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے مشورہ دیا کہ تمام بدکردار اور متہم لوگوں کو مسجد یا کسی گھر میں جمع کرلو۔ پھر ایک ایک کو نکالو اور اس آدمی سے معلوم کرو کہ چور یہ ہے؟ اگر چور نہ ہو تو یہ کہہ دے کہ نہیں اور اگر چور ہو تو چپ ہو جائے اور آپ لوگ اس کو پکڑ لیں۔ ان لوگوں نے اس پر عمل کیا اور اللہ کے فضل سے اس کا سارا مال اسے واپس مل گیا۔ (تذکرۃ النعمان)

واقعہ نمبر ۶

’’قاضی ابن شبرمہ رحمہ اللہ تعالیٰ خاموش ہوگئے‘‘

ابومطیع رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ ایک آدمی کی وفات ہوئی۔ اس نے امام ابوحنیفہ رحمہ

اللہ تعالیٰ کے لیے وصیت کی۔اس وقت امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ موجود نہ تھے۔ جب آئے تو مقدمہ قاضی ابن شبرمہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس لے گئے۔ حالات بتائے اور گواہ پیش کیے۔ ابن شبرمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: ابوحنیفہ! کیا آپ قسم کھا سکتے ہیں کہ آپ کے گواہوں نے صحیح گواہی دی ہے؟ امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں موجود نہ تھا اس لیے مجھ پر قسم ضروری نہیں ہے۔ ابن شبرمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس میں تمہارا سارا قیاس ختم ہوگیا۔ اس پر امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ فوراً بولے: بتایئے! ایک اندھا شخص ہے کسی نے اس کو زخمی کر دیا، دو گواہوں نے گواہی دی کیا اب اس اندھے پر قسم واجب ہے کہ میرے گواہ سچی گواہی دے رہے ہیں؟ حالانکہ گواہوں نے صحیح گواہی دی ہے۔ یہ سن کر قاضی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ خاموش ہوگئے اور امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے حق میں وصیت کا فیصلہ دے کر نافذ کر دیا۔ (تذکرۃ النعمان)

واقعہ نمبر ۷

''ایک عجیب و غریب تدبیر''

امام طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے لیث بن سعد رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا ذکر سنتا تھا پھر مجھے آپ کو دیکھنے کی تمنا ہوئی۔ اچانک میں نے دیکھا کہ لوگ ایک آدمی کے پاس بھیڑ لگائے ہوئے ہیں۔ ادھر متوجہ ہوا تو ایک شخص کو کہتے ہوئے سنا کہ اے ابوحنیفہ! میں سمجھ گیا کہ یہ وہی ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں۔ اس آدمی نے کہا کہ میں مالدار آدمی ہوں۔ میرا ایک لڑکا ہے۔ میں اس کی شادی کرنا چاہتا ہوں اور بہت سا مال خرچ کرتا ہوں مگر وہ لڑکا اپنی بیوی کو طلاق دے دیتا ہے اور میرا مال برباد ہو جاتا ہے۔ اس کی کوئی تدبیر ہے؟ امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فوراً فرمایا اس کو غلاموں کے بازار میں لے جاؤ۔ جب وہ کسی باندی کو دیکھنے لگے تو تم اس باندی کو اپنے لیے خرید کر اس کے ساتھ نکاح کر دو اگر طلاق دے گا تو وہ تمہاری ملکیت میں رہے گی اور اگر آزاد کرے گا تو اس کا آزاد کرنا جائز نہیں ہوگا۔ لیث بن سعد رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں: خدا کی قسم ان کا صحیح اور برجستہ جواب دینا مجھے بہت پسند آیا۔ (تذکرۃ النعمان)

واقعہ نمبر ۸

''میں نے تمھیں بھی بچالیا اور خود بھی بچ گیا''

امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ خلیفہ منصور نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کو طلب کیا۔ منصور کا حاجب (یعنی دربان) ربیع، جس کو امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ سے عداوت تھی۔ کہنے لگا: امیر المومنین! یہ ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ آپ کے دادا کی مخالفت کرتے ہیں وہ اس طرح کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ جب کسی نے کوئی قسم کھائی، پھر ایک دو دن کے بعد استثناء کیا تو یہ استثناء جائز ہے اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ استثناء اگر متصلاً ہو تو جائز ہے ورنہ نہیں۔ امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فوراً فرمایا: امیر المومنین! ربیع یہ کہہ رہے ہیں کہ آپ کی فوج میں کسی کی گردن پر آپ کی بیعت نہیں ہے۔ منصور نے کہا: کس طرح؟ امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: لوگ آپ کے سامنے بیعت کریں گے، پھر جب گھر جائیں گے استثناء کر دیں گے اور ان کی بیعت ٹوٹ جائے گی۔ منصور ہنس پڑا اور کہا: ربیع! ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے چھیڑ چھاڑ مت کیا کرو۔ جب باہر نکلے تو ربیع نے ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہا: تم میرا خون کرنا چاہتے تھے؟۔ امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: نہیں تم ہی میرا خون بہانا چاہتے تھے۔ میں نے تمہیں بھی بچالیا اور خود بھی بچ گیا۔ (تذکرۃ النعمان)

واقعہ نمبر ۹

''نہ حانث ہوگا اور نہ طلاق واقع ہوگی''

اسی کتاب میں یہ بھی ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے یہ پوچھا گیا: آدمی کی بیوی سیڑھی پر چڑھی اس کے شوہر نے کہا اگر تو چڑھی تو تجھ کو تین طلاق اور اتری تب بھی تین طلاق اب کیا تدبیر کی جائے کہ قسم نہ ٹوٹے؟ امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بیوی نہ چڑھے اور نہ اترے بلکہ کچھ مرد اس کو مع سیڑھی کے زمین پر رکھ دیں، قسم نہ ٹوٹے گی۔ اسی کتاب میں یہ بھی ہے کہ لوگوں نے معلوم کیا کہ مردوں کے اتارنے کے علاوہ بھی کوئی تدبیر ہوسکتی ہے؟ امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں عورتیں اس کو سیڑھی سے اٹھا کر زمین پر رکھ دیں اور وہ اترنے کا ارادہ نہ کرے اس طرح

مرد حانث نہیں ہوگا اور طلاق بھی واقع نہ ہوگی۔ (تذکرۃ النعمان)

واقعہ نمبر ۱۰ ''امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی عجیب ذہانت''

مناقب زرنجری میں ہے کہ ایک شخص نے قسم کھائی کہ ''اگر میں انڈہ کھاؤں تو میری بیوی کو طلاق''۔ اتفاق سے اس کی بیوی آستین میں انڈہ رکھ کر لائی۔ اس نے کہا کہ ''جو کچھ تیری آستین میں ہے اسے اگر میں نہ کھاؤں تو تجھے طلاق''۔ اس کو معلوم نہ تھا کہ آستین میں انڈہ ہی ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے پوچھا گیا کہ کس طرح یہ آدمی اپنی قسم سے بری ہو اور حانث نہ ہو؟ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: انڈے مرغی کے نیچے رکھے جائیں۔ جب بچے نکل آئیں تو ان کو ذبح کر کے بھون کر کھائے یا پکا کر شوربا پی لے تو حانث نہ ہوگا۔ اس طرح جو کچھ آستین میں تھا اسے کھالیا۔ خول اور چھلکے کا اعتبار نہیں کہ یہ کھائے نہیں جاتے۔ (تذکرۃ النعمان)

واقعہ نمبر ۱۱ ''کتے کی گواہی''

اسی کتاب میں یہ بھی ہے کہ ابوبکر محمد بن عبداللہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے روایت کی کہ لؤلؤیہ قبیلے کے چند لوگ کوفہ آئے۔ ان میں سے ایک کی بیوی بہت خوبصورت تھی۔ ایک کوفی اسے چمٹ گیا اور دعویٰ کیا کہ یہ میری بیوی ہے۔ عورت نے بھی کہہ دیا کہ میں اس کی بیوی ہوں۔ دوسری طرف لؤلؤی نے بھی دعویٰ کیا کہ میری بیوی ہے، لیکن گواہ نہیں پیش کر سکا۔ امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے سامنے مسئلہ پیش ہوا۔ امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ، قاضی ابن لیلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ اور دیگر علماء کو ساتھ لے کر وہاں گئے اور کچھ عورتوں کو حکم دیا کہ لؤلؤی کے خیمہ میں جائیں۔ جب وہ قریب گئیں تو لؤلؤی کے کتے نے حملہ کر دیا۔ وہ عورتیں واپس ہوگئیں۔ امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس عورت کو لؤلؤی کے خیمہ میں جانے کا حکم دیا۔ جب وہ قریب گئی تو کتا اس کے چاروں طرف دم ہلا ہلا کر گھومنے لگا۔ امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حق ظاہر ہوگیا۔ تب عورت نے بھی اعتراف کر لیا اور مرد کے سامنے جھک گئی۔ اسی جیسا وہ مسئلہ ہے جس کو ہمارے علماء نے بیان کیا کہ جب کسی مرد نے اپنی عورت کے ساتھ خلوت کی اور اس کے ساتھ کتا بھی ہو تو اگر کتا مرد کا ہے تو خلوت صحیح ہوگی اور مہر موکد ہوگا اور اگر عورت کا کتا ہے تو مہر موکد نہیں ہوگا اور نہ خلوت صحیح ہوگی۔ (تذکرۃ النعمان)

واقعہ نمبر ۱۲ ''پانی کے پیالے کا قصہ''

اسی میں یہ واقعہ بھی ہے کہ امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ سے ایک آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا۔ جس کے ہاتھ میں پانی کا پیالہ تھا اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر میں اس پانی کو پی لوں یا گرادوں یا رکھ دوں یا کسی انسان کو دے دوں تو تجھے طلاق۔ امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس میں کپڑا ڈال دیا جائے وہ اسے جذب کرلے گا۔ (تذکرۃ النعمان)

واقعہ نمبر ۱۳ ''میاں بیوی میں تکرار اور قصۂ طلاق''

یہ واقعہ اس کتاب میں ہے کہ وکیع بن جراح رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حفاظِ حدیث میں سے ایک آدمی میرا ہمسایہ تھا۔ وہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کو برا بھلا کہا کرتا تھا۔ ایک دن میاں بیوی میں تکرار ہوگئی۔ میاں نے کہا کہ ''آج کی رات اگر تو مجھ سے طلاق مانگے اور میں طلاق نہ دوں تو تجھے طلاق'' اور بیوی نے کہا کہ ''اگر میں تجھ سے طلاق کا سوال نہ کروں تو میرے غلام آزاد''۔ بات ختم ہوگئی۔ انجام سامنے آیا تو بہت پریشان ہوئے۔ سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس پہنچے۔ ابن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس گئے، مسئلہ حل نہیں ہوا۔ مجبوراً امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیوی سے کہا: طلاق کا سوال کرو چنانچہ اس نے سوال کیا۔ اب میاں سے کہا کہ کہو ''أنت طالق ان شئت'' (تم کو طلاق اگر تم چاہو) پھر بیوی سے کہا: کہو: ''میں نہیں چاہتی''۔ اس نے کہہ دیا تو امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: لو! تم دونوں کی قسم پوری ہوگئی۔ کوئی بھی حانث نہیں ہوا۔ کسی کی قسم نہیں ٹوٹی۔ پھر محدث بزرگوار سے فرمایا کہ جس نے تمہیں علم سکھایا، اس کی برائی کرنے سے توبہ کرلو، انہوں نے توبہ کی۔ اس کے بعد تو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہر نماز کے بعد دعا کرتے رہے۔ (تذکرۃ النعمان)

واقعہ نمبر ۱۴

''امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے قتل کے ارادہ سے دہریوں کا آنا''

اسی کتاب میں یہ بھی مذکور ہے کہ ایک مرتبہ کچھ دہریے لوگ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس پہنچ گئے۔ ان کا ارادہ امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کو قتل کرنے کا تھا۔ امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

نے فرمایا: ذراسی مہلت دو، ایک مسئلہ پر بحث کرلیں۔ پھر جو چاہو کرنا۔ فرمایا آپ لوگوں کا کیا خیال ہے کہ ایک کشتی سامان سے بھری ہوئی موج درموج سمندر میں بغیر ملاح کے چل رہی ہے۔ کیا ایسا ہوسکتا ہے؟ ان لوگوں نے کہا: یہ محال ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالٰی نے فرمایا: تو کیا یہ جائز ہے کہ یہ دنیا جس کا ایک کنارہ دوسرے کنارے سے مختلف ہے، جس کی ایک جگہ دوسری جگہ کی ضد ہے، جس کی حالتیں بدلتی رہتی ہیں، جس کے اعمال وافعال متغیر ہوتے رہتے ہیں، بلاکسی حکیم وعلیم صانع کے ہو؟۔ (تذکرۃ النعمان)

واقعہ نمبر ۱۵

”ایک رومی سے مناظرہ“

بغداد میں ایک رومی آیا اوراس نے خلیفہ سے آکر عرض کیا کہ میرے یہ تین سوال ہیں اگر آپ کی سلطنت میں کوئی موجود ہو تو بلائیے۔ خلیفہ نے اعلان کر وایا۔ سب علماء جمع ہوئے۔ امام صاحب رحمہ اللہ تعالٰی بھی تشریف لائے۔ رومی منبر پر چڑھا اوراس نے سوال کیے:

۱۔ بتاؤ اللہ سے پہلے کون تھا؟

۲۔ بتاؤ اللہ کا رخ کدھر ہے؟

۳۔ بتاؤ اس وقت اللہ کیا کر رہا ہے؟

یہ سن کر سب خاموش ہوگئے۔ امام صاحب رحمہ اللہ تعالٰی آگے بڑھے اور کہا: میں جواب دوں گا لیکن شرط یہ ہے کہ آپ منبر سے نیچے اتریں۔ رومی منبر سے نیچے آگیا۔ امام صاحب رحمہ اللہ تعالٰی منبر پر جا بیٹھے اور سوال دہرانے کو فرمایا۔ رومی نے سوالات کا اعادہ کیا تو امام صاحب رحمہ اللہ تعالٰی نے فرمایا: گنتی شمار کرو۔ رومی نے گننا شروع کیا امام صاحب رحمہ اللہ تعالٰی نے روکا اور کہا: ایک سے پہلے گنو۔ رومی نے کہا: ایک سے پہلے کوئی گنتی نہیں ہے تو امام صاحب رحمہ اللہ تعالٰی نے فرمایا: تو اللہ تعالٰی سے پہلے بھی کوئی نہیں ہے۔ اور دوسرے سوال کا جواب یوں دیا کہ امام صاحب رحمہ اللہ تعالٰی نے ایک شمع روشن کی اور فرمایا: اس کا رخ کدھر کو ہے؟ رومی نے کہا سب طرف کو۔ امام صاحب رحمہ اللہ تعالٰی نے فرمایا: اللہ تعالٰی کا رخ بھی سب طرف کو ہے۔ اور تیسرے سوال

کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے نیچے اتار دیا اور مجھے اوپر چڑھا دیا۔ رومی یہ سن کر شرمندہ ہوا اور واپس چلا گیا۔ (تذکرۃ النعمان، الاشباہ والنظائر)

واقعہ نمبر ۱۶

''قراءۃ خلف الامام پر مناظرہ''

ایک مرتبہ امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں کچھ حضرات آئے اور انہوں نے کہا: ہم آپ سے قراءۃ خلف الامام پر مناظرہ کرنا چاہتے ہیں۔ امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم سب سے ایک ساتھ کس طرح مناظرہ ہوسکتا ہے؟ تم اپنے میں سے سب سے زیادہ عالم منتخب کرلو۔ انہوں نے ایک آدمی کو منتخب کرلیا۔ امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے پوچھا: یہ تم میں سب سے زیادہ عالم ہے؟۔ انہوں نے جواب دیا: ہاں! امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے پھر پوچھا: اگر یہ ہار گئے تو آپ کی ہار شمار ہوگی۔ انہوں نے کہا: ہاں۔ تب امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مناظرہ ختم۔ اس وجہ سے کہ ہم نماز میں امام کو اسی لیے تو منتخب کرتے ہیں۔ حدیث میں موجود ہے :

'' **من کان له امام فقراء ة الامام له قراء ة** '' جس کا امام موجود ہو تو امام کی قراءۃ اس کی قراءۃ ہوتی ہے۔ (تقریر ترمذی)

واقعہ نمبر ۱۷

''امام اوزاعی رحمہ اللہ تعالیٰ سے مناظرہ''

۱۳۰ھ میں جب آپ مکہ پہنچے تو یہاں امام اوزاعی رحمہ اللہ تعالیٰ سے رفع الیدین کے متعلق مناظرہ پیش آ گیا۔ امام اوزاعی رحمہ اللہ تعالیٰ پہلے ہی سے امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے متعلق اچھا خیال نہیں رکھتے تھے چنانچہ عبداللہ ابن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں امام اوزاعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس حاضر ہوا، انہوں نے مجھ سے پوچھا: اے خراسانی! کوفہ میں یہ کون بدعتی شخص پیدا ہوا ہے جس کی کنیت ابوحنیفہ ہے؟ یہ سن کر میں واپس آیا اور تین دن مسلسل امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے عمدہ عمدہ مسائل منتخب کیے اور تیسرے دن اپنے ہمراہ کتاب لے کر آیا اور

امام اوزاعی رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کی۔ امام اوزاعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے پوچھا: یہ مسائل کس نے بیان کیے ہیں؟ میں نے کہا: عراق میں ایک شخص سے ملاقات ہوئی تھی جس کا نام ''نعمان'' ہے۔ امام اوزاعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ تو بڑے پائے کے شیخ معلوم ہوتے ہیں، جاؤ اور ان سے علم حاصل کرو۔ میں نے کہا: جی ہاں! یہ وہی نعمان ہیں جن کی کنیت ابوحنیفہ ہے اور جن کے پاس جانے سے آپ مجھے روکتے تھے۔ اس مرتبہ ۱۳۰ھ میں جب دونوں شیخ ایک جگہ جمع ہوئے تو مسئلہ رفع الیدین پر ذرا تفصیلی بات چیت ہوئی جس کو ''مسند امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ'' سے نقل کیا جارہا ہے:

''حضرت سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ اور امام اوزاعی رحمہ اللہ تعالیٰ مکہ میں دار حناطین میں جمع ہوئے تو امام اوزاعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ سے پوچھا: آپ رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع الیدین کیوں نہیں کرتے؟ امام اوزاعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: عجیب بات ہے کہ مجھ سے زہری نے بروایتِ سالم عن ابیہ عن رسول اللہ ﷺ یہی نقل کیا ہے کہ آپ رفع الیدین کرتے تھے۔ امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا: مجھ سے امام حماد نے بروایتِ ابراہیم نخعی عن علقمہ واسود عن ابن مسعود عن رسول اللہ ﷺ حدیث بیان کی ہے کہ ''حضور اکرم ﷺ افتتاح الصلوۃ کے علاوہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے''۔ امام اوزاعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جی! میں تو زہری عن سالم عن ابیہ سے روایت بیان کررہا ہوں اور آپ کہتے ہیں کہ **حدثنی حماد الخ**، بھلا کوئی جوڑ بھی ہے؟ تب امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حماد، زہری سے زیادہ فقیہ تھے اور ابراہیم، سالم سے افقہ تھے اور علقمہ، ابن عمر رضی اللہ عنہ سے فقہ میں کم نہ تھے اگرچہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کو ''صحبت'' کی فضیلت حاصل ہے اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ عنہ بہر حال حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں۔ یہ جواب سن کر امام اوزاعی رحمہ اللہ تعالیٰ خاموش ہوگئے۔ (مقدمہ اوجز المسالک/ مسند امام اعظم)

تنبیہ: اس جگہ امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت علقمہ کو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پر فقہ کے اعتبار سے فوقیت دی ہے اور اس میں عیب کی کوئی بات نہیں ہے کیونکہ فضلِ صحبت اور چیز ہے اور ''فقاہت'' کسی دوسری چیز کا نام ہے۔ جیسا کہ حضرت علقمہ، حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بہت مداح تھے اور ان کی بہت زیادہ تعریف وتعظیم کیا کرتے تھے لیکن ان کے علم کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ '' انه أعرابی لا یعرف الاسلام '' وہ اعرابی ہیں، اسلام سے واقف نہیں۔

﴿ واقعه نمبر ۱۸ ﴾

''امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ کو تادیب''

ایک دفعہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ شدید بیمار ہوئے اور بچنے کی کوئی امید باقی نہ رہی۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور فرمایا: '' **لئن مات هذا الغلام لم یخلق علی وجه الأرض مثله** '' اگر ان کا انتقال ہو گیا تو زمین پر ان کا کوئی جانشین ان جیسا نہ پایا جائے گا۔ یعنی امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ کے کمالات کو سراہا۔ کچھ دنوں بعد امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ اچھے ہو گئے تو انہوں نے اپنی مجلسِ درس علیحدہ قائم کر لی۔ امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کو جب یہ معلوم ہوا تو انہوں نے ایک شخص کو سکھا کر بھیجا کہ یہ سوال کرنا کہ ایک آدمی نے دھوبی کو کپڑا دھونے کے لیے دیا، جب وہ مانگنے آیا تو دھوبی نے کپڑا دینے سے انکار کر دیا۔ پھر اس کے بعد دھوبی نے کپڑا واپس لوٹا دیا تو کیا دھوبی کی اجرت واجب ہوگئی یا نہیں؟ اگر امام ابو یوسف کہیں ''واجب ہوگئی'' تو کہہ دینا غلط اور اگر کہیں ''نہیں واجب ہوئی'' تب بھی کہہ دینا غلط۔ چنانچہ یہ آدمی گیا اور اس نے اسی طرح سے کہا جیسا کہ اس کو بتایا گیا تھا تب امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ گھبرا گئے اور اپنے اس فعل پر متنبہ ہو کر امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آپ کو تو یہاں دھوبی والا مسئلہ کھینچ لایا ہے پھر امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا: اگر دھوبی نے کپڑا دھونے سے پہلے انکار کر دیا تھا تب تو وہ غاصب ہے اور غاصب کی اجرت نہیں ہوتی اور اگر کپڑا دھونے کے بعد انکار کیا تھا تو اجرت

واجب ہوگئی تھی مگر جب وہ کپڑا لے کر آیا تو اس پر سے غصب کا جرم ساقط ہوگیا اور اجرت بدستور رہی۔(الاشباہ والنظائر)

واقعہ نمبر ۱۹
ایک رافضی سے مناظرہ

کوفہ میں ایک رافضی تھا جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو کافر اور یہودی کہا کرتا تھا۔امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کو خبر ہوئی تو اس کے پاس گئے اور کہا: بھائی! میں تیری لڑکی کے لیے ایک آدمی کا پیغام لایا ہوں۔وہ آدمی حافظِ قرآن ہے، رات بھر نماز میں قرآن پڑھتا ہے۔خدا کے خوف سے بہت روتا ہے لیکن یہودی ہے۔رافضی نے کہا: اچھا خوب! کیا میں اپنی لڑکی کی شادی یہودی سے کردوں؟ امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تو پھر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوڑ و، دولڑکیوں کی شادی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کیوں کردی؟ یہ سن کر رافضی متنبہ ہوا اور توبہ کی اور اپنی اس حرکت سے باز آیا۔(تذکرۃ النعمان)

واقعہ نمبر ۲۰
”خوارج کے ساتھ مناظرہ“

ایک دفعہ تقریباً ستر (۷۰) خارجی امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ پر آ چڑھے اور تلوار نکال کر کھڑے ہوگئے اور کہا: آپ کو قتل ہی کریں گے اس وجہ سے کہ آپ مرتکبِ کبیرہ کو کافر نہیں کہتے۔ امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پہلے تلوار نیاموں میں کرلو اس کے بعد سوال کرو، اس کے بعد جو دل میں آئے کرنا۔انہوں نے کہا: ہم تو ان کو (تلواروں کو) آپ کے خون سے رنگین کریں گے، ایسا کرنے کو ہم ستر (۷۰) سال جہاد فی سبیل اللہ سے افضل سمجھتے ہیں۔امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اچھا کہو! کیا کہتے ہو؟ تو خارجیوں نے کہا: اس جگہ باہر دو جنازے ہیں۔جن میں ایک مرد کا ہے اور دوسرا عورت کا۔مرد شراب پی کر اسی حالت میں مرگیا۔عورت حاملہ تھی اس نے خودکشی کرلی لہٰذا اب فرمائیں کیا کہتے ہیں؟ امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اچھا یہ بتاؤ! یہ یہودی

تھے، نصرانی تھے یا مجوسی؟ خارجیوں نے کہا: ان میں سے کچھ بھی نہیں تھے تو امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے دریافت کیا تو پھر کس ملت سے تھے؟ خارجیوں نے کہا: وہ اس ملت سے تھے جو یہ کہتے ہیں **اشهد ان لااله الا الله واشهد ان محمدا رسول الله**۔ امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے دریافت کیا: یہ کلمہ ایمان کا کون سا جزء ہے؟ نصف یا تہائی یا چوتھائی؟ خارجیوں نے کہا: یہ تو کُل ایمان ہے اس لیے کہ ایمان کے اجزاء نہیں ہوتے۔ امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اب تم ہی بتاؤ یہ دونوں جنازے کس کے ہوئے مسلمان کے یا کافر کے؟ خارجیوں نے کہا: اچھا اس کو رہنے دیں دوسری بات بتائیں کہ یہ دونوں جنتی ہیں یا دوزخی؟ امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس کے بارے میں میں تو وہی کہوں گا جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان دونوں سے زیادہ مجرم کے بارے میں فرمایا تھا: ﴿**فمن تبعني فانه مني و من عصاني فانک غفور رحيم**﴾ کہ جس نے میری اتباع کی وہ میرا ہے اور جس نے میری نافرمانی کی پس اے اللہ تو غفور رحیم ہے۔ اور وہ کہوں گا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تھا: ﴿**ان تعذبهم فانهم عبادک و ان تغفر لهم فانک أنت العزيز الحكيم**﴾ کہ اگر آپ ان کو عذاب دیں تو وہ آپ کے بندے ہیں اور اگر بخش دیں تو آپ غالب اور حکمت والے ہیں۔ اور وہ کہوں گا جو حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا تھا: ﴿**و ما علمي بما كانوا يعملون. ان حسابهم الا على ربي**﴾ کہ جو کچھ انہوں نے کیا ہے وہ مجھ پر نہیں ان کا حساب تو اللہ تعالیٰ پر ہے وہ جو چاہے کرے۔ یہ سن کر خارجیوں نے تلواروں کو نیاموں میں کرلیا اور تائب ہوئے اور عقیدہ اہل السنۃ والجماعۃ کو اختیار کرلیا۔

تنبیه : امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب کسی سے مناظرہ کرنا ہو تو اُلٹا اسی سے پوچھنا شروع کردو تم ہی غالب آجاؤ گے۔

﴿ واقعه نمبر ۲۱ ﴾ ''امام باقر رحمہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات''

ایک دفعہ امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔ وہاں امام باقر رحمہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا: آپ وہی ابو حنیفہ ہیں جنہوں نے میرے نانا کے دین کو بدل

دیا ہے؟ امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ آپ کو غلط خبر پہنچی ہے۔ مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ تشریف رکھیں تب میں اپنی صفائی پیش کروں۔ امام باقر رحمہ اللہ تعالیٰ بیٹھ گئے اور امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ ان کے سامنے دوزانو ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا: عورت کمزور ہے یا مرد؟ انہوں نے کہا: عورت۔ پھر پوچھا: اچھا بتائیے کہ میراث میں عورت کا حصہ کتنا ہے اور مرد کا کتنا؟ امام باقر رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: مرد کے دو اور عورت کا ایک۔ تب امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر میں قیاس سے کام لیتا تو عورت (ضعیف) کے دو حصے مقرر کرتا۔ پھر پوچھا: نماز افضل ہے یا روزہ؟ جواب دیا: نماز۔ امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر میں قیاس سے کام لیتا تو عورت سے ایامِ حیض کی نمازوں کی قضا کرواتا اور روزے کی نہ کرواتا کیونکہ نماز افضل ہے۔ پھر پوچھا: نطفہ زیادہ نجس ہے یا پیشاب؟ فرمایا: پیشاب۔ امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر میں قیاس سے کام لیتا تو پیشاب سے غسل کو واجب قرار دیتا اور نطفہ سے وضو کو فرض قرار دیتا۔ مگر میں ایسا نہیں کرتا ہوں۔ تب امام باقر رحمہ اللہ تعالیٰ نے امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی تحسین فرمائی اور ان کی پیشانی کو بوسہ دیا۔

واقعہ نمبر ۲۲ ’’سانپ اور دیت‘‘

ایک دن ایک مجلس میں امام ابوحنیفہ، سفیان ثوری، قاضی ابن ابی لیلیٰ رحمہم اللہ تعالیٰ موجود تھے۔ ایک آدمی نے مسئلہ دریافت کیا کہ ایک سانپ اپنے سوراخ سے نکلا اور اہلِ مجلس میں سے ایک کے اوپر چڑھنے لگا، اس نے اضطراب میں دوسرے پر جھٹک دیا اور اسی طرح دوسرے نے تیسرے پر جھٹک دیا، بالآخر سانپ نے آخری آدمی کو ڈس لیا اور وہ مرگیا۔ اب دیت کس پر آئے گی؟ اس کے جواب میں کسی نے کہا: پہلے پر آئے گی، کسی نے کہا: سب پر آئے گی، کسی نے کہا: آخری پر آئے گی۔ امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ یہ سب کچھ سنتے رہے اور مسکراتے رہے۔ آخر میں امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب پہلے آدمی نے دوسرے آدمی پر جھٹکا اور وہ محفوظ رہا تو پہلا آدمی تو بری الذمہ ہوگیا اسی طرح یکے بعد دیگرے سب آدمی بری الذمہ ہوگئے۔ ہاں صرف

آخری آدمی سے پہلے آدمی کے بارے میں کلام ہے۔ اگر اس کے پھینکتے ہی سانپ نے کاٹ لیا تو اس پر دیت آئے گی اور اگر کچھ وقفے کے بعد کاٹا تو یہ آدمی بھی بری الذمہ ہوگیا اور جو آدمی مرا صرف اسی کی غفلت پائی گئی کیونکہ اس نے اپنی غفلت میں جلدی اور تیزی سے کام نہیں لیا۔ خود اُس کا قصور ثابت ہوا۔ اس رائے سے سب نے اتفاق کیا اور امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کی۔ (تذکرۃ النعمان)

واقعہ نمبر ۲۳ ''طلاق کی قسم''

ایک آدمی امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس آیا اور عرض کیا: میں اجنبی ہوں اور میں نے قسم کھائی ہے کہ ''اگر میں غسل جنابت کروں تو میری بیوی پر تین طلاق''۔ اب کیا کروں؟ امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کا ہاتھ پکڑا اور ایک نہر کے پل پر لائے اور اسے نیچے دھکا دیا اور اس کو باہر نکلوایا اور فرمایا: جا! اب تو پاک ہوگیا اور تیری بیوی پر بھی تین طلاقیں نہیں پڑیں۔ (تذکرۃ النعمان)

واقعہ نمبر ۲۴ ''طلاقِ معلق اور امام اعمش رحمہ اللہ تعالیٰ''

امام اعمش رحمہ اللہ تعالیٰ شکل وصورت کے اعتبار سے تو اچھے نہ تھے مگر ان کی بیوی نہایت حسین وجمیل تھیں۔ اسی وجہ سے دونوں میں جھگڑا رہتا تھا۔ ایک دفعہ عشاء کے بعد دونوں میں جھگڑا شروع ہوا اور شدت اختیار کر گیا۔ ادھر عورت نے بھی شدت اختیار کر لی اور بولنا بند کرلیا۔ امام اعمش رحمہ اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی: ''اگر آج کی رات تو مجھ سے نہ بولی تو تجھ پر طلاقِ بائنہ''۔ امام اعمش رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہنے کو تو کہہ دیا لیکن اس کے بعد بہت پریشان ہوئے کیونکہ چھوٹے چھوٹے بچے تھے، ادھر عورت درپے آزار تھی سوائے اس کے کوئی تدبیر نہ آئی کہ امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ سے جا کر کوئی صورت دریافت کریں۔ لہٰذا امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے گھر گئے اور صورتِ حال سامنے رکھی۔ امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: فکر کی کوئی بات نہیں ہے، آج صبح کی اذان صبح صادق سے پہلے پڑھوا دوں گا۔ چنانچہ امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ اس محلّہ کی مسجد کے موذن کے پاس پہنچے اور فرمایا: آج صبح کی اذان صبح صادق سے پہلے پڑھ دینا، وہ تیار ہوگیا اور صبح صادق سے پہلے اذان دے دی تو عورت کو خوشی ہوئی اور بولی: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے آج تجھ بوڑھے بد

اخلاق سے میرا دامن پاک ہوا۔

فائدہ : جب موذّن نے اعلان کیا کہ وقت سے پہلے اذان ہوگئی ہے اور کوئی بھی فجر کی نماز نہ پڑھے تو امام اعمش رحمہ اللہ تعالیٰ کی بیوی نے کہا: امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا حیلہ مجھ پر بھی چل گیا۔

﴿ واقعہ نمبر ۲۵ ﴾

''تکفیر میں احتیاط''

امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا مسلک ہے کہ اگر کسی شخص میں ۹۹ وجہ سے کفر ثابت ہوا اور صرف ایک وجہ سے ایمان تو اُس ایک وجہ کو ترجیح دی جائے گی۔ لہٰذا وہ حتی الامکان مومن کے فعل کی تاویل کرتے ہیں۔ ایک مرتبہ امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ایک شخص آیا اور عرض کیا: ایک شخص اپنے کو مسلمان کہتا ہے لیکن اس کو جنت کی خواہش نہیں، دوزخ کا خوف نہیں، مردار کھاتا ہے، بلا رکوع وسجدہ نماز پڑھتا ہے، بن دیکھے شہادت دیتا ہے، حق سے بغض اور فتنہ کو محبوب رکھتا ہے، رحمت سے بھاگتا ہے، یہود ونصاری کے قول کی تصدیق کرتا ہے۔ ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ مومن ہے کیونکہ اُسے اللہ تعالیٰ کی خواہش ہے جنت کی نہیں، وہ نار سے نہیں بلکہ رب النار سے ڈرتا ہے اور مچھلیاں جو کہ میتۃ (مردار) ہیں، کھاتا ہے۔ نمازِ جنازہ پڑھتا ہے اور اس میں رکوع وسجدہ نہیں۔ کلمۂ شہادت پڑھتا ہے حالانکہ نہ تو اس نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا اور نہ رسول اکرم ﷺ کو، موت جو کہ امرِ حق ہے، اس سے بغض رکھتا ہے تاکہ خوب عبادت کرے۔ مال اور اولاد جن کو قرآن نے فتنہ کہا ہے، اور یہود و نصاری کے قول ﴿**لیست النصاری علی شیء**﴾ اور ﴿**لیست الیھود علی شیء**﴾ جو کہ قرآنی آیت ہے، کی تصدیق کرتا ہے۔ یہ جواب سن کر تمام اہلِ مجلس آپ کا منہ حیرت سے تکنے لگے۔

دُعـــــاء : اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اِن واقعات سے عبرت کی توفیق دے اور ماہرینِ شریعت، حضرات مجتہدین رحمہم اللہ تعالیٰ کی رہنمائی میں ہم سب کو قرآن وسنت پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین ثم آمین۔

حضرت مولانا مفتی احمد ممتاز صاحب کی چند کتابیں

- اصلی چہرہ
- حیض ونفاس
- اصلی زینت
- مسلمان تاجر
- مسائلِ رمضان المبارک
- آٹھ مسائل
- غیر سودی بینکاری ایک منصفانہ علمی جائزہ
- حج وعمرہ میں خواتین کے مسائلِ مخصوصہ
- درسِ ارشاد الصرف
- درسِ نحو میر
- اسلامی بینکاری
- قربانی کے فضائل ومسائل
- اصلی زیور
- عباد الرحمٰن کے اوصاف
- مطالبہ
- پانچ مسائل
- استشارہ واستخارہ
- کپڑے موڑ کر ٹخنے کھلے رکھنے کا حکم
- اسلام کی حقیقت
- حی علی الفلاح پر قیام کا مسئلہ
- تقویٰ کے انعامات
- حیلہ اسقاط
- طلاقِ ثلاث
- ادعیہ نافعہ
- انتہائی مفید دعا
- ڈاڑھی اور مونچھ مع ٹخنے کھلے رکھنے کا حکم
- امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی ذہانت کے دلچسپ واقعات
- ڈیجیٹل تصویر اور ٹی وی چینل کے ذریعے تبلیغ کا حکم
- مروجہ تجارتی کمپنیاں اور اسلامی شرکت ومضاربت
- منفرد اور مقتدی کی نماز اور قراءت کا حکم

ناشر
تعمیر معاشرہ جامعہ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم
مدنی کالونی، ہاکس بے روڈ گریکس، ماڑی پور کراچی 0333-2117851